بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز سے متعلقہ چالیس 40 احادیث نبویہ کا انتخاب

گلدستہ احادیث

مرتب

ابو کلیم فانی

حسب الارشاد: جناب گلزار احمد قمر (آرٹسٹ)

ناشر: جماعت رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (رجسٹرڈ پاکستان) خانیوال

بفیضان کرم

جامع شریعت وطریقت، شیخ التفسیر والحدیث

حضرت مولانا مفتی

محمد اشفاق احمد رضوی مدظلہ

بیرون جات کے حضرات 5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر
درج ذیل پتہ سے حاصل کریں

المجید جیولرز

فریدی مارکیٹ، بلاک نمبر 4، خانیوال

محمد شکیل اختر رضوی

(1)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول ﷺ مقام خیف جو کہ منیٰ میں واقع ہے خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا! اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاداں وفرحاں رکھے جو میری ایک بات سن کر دوسرے تک پہنچادے۔

(ابن ماجہ صفحہ نمبر ۹۸ جلد اوّل ۱۲۰ باب من بلغ علما)

(2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کسی نے میری امت کے لیے چالیس احادیث حفظ کیں اور اسے پہنچادیں تو میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہونگا۔

(جامع بیان العلم وفضلہ صفحہ نمبر ۶۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(1)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جب تم قضائے حاجات کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پشت کو۔

(i) بخاری صفحہ نمبر ۱۴۷ جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر ۱۰۶

(ii) مسلم صفحہ نمبر ۳۹۳ حصہ اوّل، کتاب الطہارت

(iii) ترمذی صفحہ نمبر ۸۱ جلد اوّل ابواب الطہارت

(iv) نسائی صفحہ نمبر ۷ جلد اوّل، رقم الحدیث ۲۲

(ف) امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ایوب کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے۔ ان کا نام خالد بن زید ہے۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۸۱ جلد اوّل)

(2)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ زمین کے قریب ہوتے۔

(i) ابوداؤد صفحہ نمبر ۴۵ جلد اوّل باب نمبر ۵

(ii) ترمذی صفحہ نمبر ۸۴ جلد اوّل ابواب الطہارت

(iii) سنن دارمی صفحہ نمبر ۱۶۳ اباب نمبر ۶۳

(3)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ ہم پائخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا دائیں ہاتھ سے استنجا کریں یا تین پتھروں (ڈھیلوں) سے کم کے ساتھ استنجاء کریں یا گوبر یا ہڈی سے استنجا کریں۔

(i) مسلم صفحہ نمبر ۳۹۰ حصہ اوّل کتاب الطہارت

(ii) مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۴۲

(ف) تین ڈھیلوں کا حکم استحبابی ہے۔ البتہ نجاست سے صفائی لازمی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق ڈھیلے استعمال کرے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے ایسا نہیں کیا تو کوئی حرج نہیں۔

(i) ابن ماجہ صفحہ نمبر ۱۲۰ جلد اوّل باب ۶۱

(ii) سنن دارمی صفحہ نمبر ۱۴۳ اباب نمبر ۶۱

(4)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لعنت کا سبب بننے والی دو باتوں سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کیا وہ دو باتیں کیا ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ:

آدمی لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرے یا اس کے سایہ میں قضائے حاجت

کرے۔

(i) مسلم صفحہ نمبر ۳۹۶ حصہ اوّل کتاب الطہارت

(ii) مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۴۲

(ف) جہاں لوگ آتے جاتے ہیں یعنی سڑکوں وغیرہ پر پائخانہ و پیشاب نہیں کرنا چاہیے اور سردی میں دھوپ حاصل کرنے کے لیے جس مقام پر لوگ بیٹھتے اور آرام کرتے ہیں وہاں بھی قضائے حاجت منع ہے۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد اوّل از ملا علی قاری)

(5)

حضرت ابوقتادہ[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

(i) بخاری صفحہ نمبر ۱۴۹ جلد اوّل کتاب الوضوء باب نمبر ۱۱۳

(ii) مسلم صفحہ نمبر ۳۹۴ حصہ اوّل کتاب الطہارت

(iii) نسائی صفحہ نمبر ۷ جلد اوّل رقم الحدیث ۲۴

(6)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔

---

[1] حارث بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(i) نسائی جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۰ رقم الحدیث ۳۴

(ii) ابوداؤد صفحہ نمبر ۵۰ جلد اوّل باب ۱۶

(ف) سوراخ میں پیشاب کرنا اس لیے منع ہے کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکل کر ایذا نہ پہنچائیں اور تکلیف نہ دیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ بل و سوراخ وغیرہ میں جنوں کے گھر ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا۔

(نسائی صفحہ نمبر ۱۰ جلد اوّل حاشیہ)

(7)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے۔

(ابن ماجہ صفحہ نمبر ۱۱۸ جلد اوّل باب نمبر ۵۹)

(ف) مجبوری کی حالت میں جائز ہے۔ ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا مگر ایک بار (بحالت مجبوری)

(8)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(i) ترمذی صفحہ نمبر ۸۸ جلد اوّل ابواب الصلوٰۃ

(ii) نسائی صفحہ نمبر ۱۱ جلد اوّل رقم الحدیث ۳۶

(iii) ابوداؤد صفحہ نمبر ۴۹ جلد اوّل باب نمبر ۱۵

(9)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو یہ دعا پڑھے

اعوذ با اللہ من الخبث والخبائث

میں خبیث جنوں اور جنیوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں

(i) ابوداؤد صفحہ نمبر ۴۲ جلد اوّل باب نمبر ۳

(ii) سنن دارمی صفحہ نمبر ۱۴۴ باب نمبر ۶۶ (بتغیر قلیل)

(ف) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ بیت الخلا میں جاتے وقت یہ کلمات پڑھتے:

اللھم انی اعوذ بک من الخبث و الخبائث

یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطانوں اور شیطانیوں سے

(i) مسلم صفحہ نمبر ۱۶۳ جلد اوّل

(ii) نسائی صفحہ نمبر ۶ جلد اوّل رقم الحدیث نمبر ۱۹

(10)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: حضور ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

غفرانک

(اے اللہ میں تیری مغفرت کا طلب گار ہوں)

(i) سنن دارمی صفحہ نمبر ۱۴۵ باب نمبر ۷۳

(ii) ترمذی صفحہ نمبر ۸۰ جلد اوّل ابواب الطہارت

(ii) ابن ماجہ صفحہ نمبر ۱۱۶ جلد اوّل باب نمبر ۵۵

(ف) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں دعا کے درج ذیل الفاظ مرقوم ہیں۔

الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعا فانی

کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کی چیز دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔

(i) ابن ماجہ صفحہ نمبر ۱۱۶ جلد اوّل باب نمبر ۵۵

(ii) مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۴۴

(ف) ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں افضل یہ ہے کہ دونوں دعائیں پڑھی جائیں پہلے غفرانک اور پھر الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی

(مرقات صفحہ نمبر ۳۶۱ جلد اوّل)

(11)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب وضو بنانے لگو تو بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیا کرو۔

(i) رواہ الطبرانی فی الصغیر

(ii) آثار السنن صفحہ نمبر ۳۴ جلد اوّل

(ف) افضل یہ ہے کہ پوری **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھی جائے

(فتح القدیر جلد اوّل)

(12)

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے (لوگوں کو وضو کی تعلیم دینے کے لیے) وضو کیا (پہلے) اپنے دونوں ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ ان کو صاف کیا، پھر تین بار کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا اور تین بار اپنا چہرہ دھویا اور تین بار اپنے دونوں بازو دھوئے اور ایک دفعہ اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے ------ پھر فرمایا میں نے چاہا کہ تم کو دکھلاؤں رسول اللہ ﷺ کا وضو کیسا تھا۔

(یعنی آپ ﷺ کس طرح وضو کرتے تھے)

(i) جامع ترمذی صفحہ نمبر ۹۹ جلد اوّل ابواب الطہارت

(ii) نسائی صفحہ نمبر ۳۱ جلد اوّل رقم الحدیث: ۹۵

(ف) اس قسم کی ایک حدیث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی منقول ہے

(i) مسلم صفحہ نمبر ۳۶۴ کتاب الطہارت

(ii) نسائی صفحہ نمبر ۷۸ جلد اوّل باب ۵۱

(13)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا، کانوں کے اندرونی حصوں کا مسح شہادت والی انگلیوں سے اور ان کے بیرونی حصوں کا مسح انگوٹھوں سے فرمایا۔

(نسائی صفحہ نمبر ۳۵ جلد اوّل رقم الحدیث ۱۰۳)

(14)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گردن کا مسح کرنا قیامت کے دن (جہنم کے) طوق سے حفاظت ہے۔

(i) رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

(ii) زجاجۃ المصابیح صفحہ نمبر ۱۰۲ جلد اوّل

(ف) گو یہ حدیث سنداً ضعیف ہے لیکن فضائل و اعمال میں بالاتفاق ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے۔ حسب ذیل کتب ملاحظہ ہوں۔

(i) الموضوعات الکبیر از ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) صفحہ نمبر ۶۳ جلد اوّل طبع کراچی

(ii) مرقات شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) صفحہ نمبر ۸۳ جلد ۲

(iii) مقدمہ مشکوٰۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) صفحہ نمبر ۹ طبع لاہور

(iv) مقدمہ ابن صلاح از امام ابی عمرو عثمان بن عبدالرحمٰن (م ۶۴۲ھ) صفحہ نمبر ۹

(v) تدریب الراوی از امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) صفحہ نمبر ۲۹۸ جلد اوّل

(vi) مسک الختام شرح بلوغ المرام از نواب صدیق حسن غیر مقلد (م ۱۳۰۷ھ) صفحہ نمبر ۲۷۵ جلد اوّل

(vii) فتاوی ثنائیہ از مولوی ثناء اللہ غیر مقلد صفحہ نمبر ۵۶۱ جلد اوّل طبع بمبئی

نیز گردن کا مسح مستحب[1] ہے۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ جس نے سر کے ساتھ گردن کا مسح کیا وہ بچادیا گیا کینے سے۔

(شرح احیاء العلوم للعلامہ الزبیدی صفحہ نمبر ۳۶۵ جلد ۲)

---

[1] ملا علی قاری حنفی موضوعات کبیر صفحہ نمبر ۳۲۵

(15)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو بناتے (یعنی کرتے) ہوئے دیکھا آپؐ (کے سر اقدس) پر قطری کپڑے کی پگڑی تھی ۔آپ نے اپنا ہاتھ پگڑی کے نیچے داخل کر کے اپنے سر مبارک کے اگلے حصے کا مسح کیا اور پگڑی کو نہیں کھولا۔

(i) ابوداؤد صفحہ نمبر ۹۳ جلد اوّل باب ۵۸

(ii) جمع الفوائد صفحہ نمبر ۶۳ جلد اوّل

(iii) مستدرک حاکم

(ف) قطر شہر کے بنے ہوئے کپڑے کی۔

(ف) معلوم ہوا چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے اور تمام سر کا مسح کرنا سنت ہے چوتھائی حصے سے کم سر کا مسح کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

(فتح القدیر جلد اوّل)

(16)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اس نماز سے لے کر دوسری نماز تک کے ہوں گے۔

(مسلم شریف صفحہ نمبر ۳۶۸ حصہ اوّل کتاب الطہارت)

(ف) نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص احسن طریقے سے وضو بناتا ہے اس کے جسم کے اس حصے کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ (جمع الفوائد صفحہ نمبر ۹۵ جلد اوّل)

(17)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم میں سے کوئی شخص مکمل وضو بنائے پھر یہ کلمات پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده ورسوله

تو لازمی طور پر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ شخص جس دروازے سے چاہیگا جنت میں داخل ہوگا۔

(i) مسلم صفحہ نمبر ۳۷۲ حصہ اوّل کتاب الطہارت

(ii) بلوغ المرام صفحہ نمبر ۱۷ حصہ اوّل

(ii) آثار السنن صفحہ نمبر ۳۸

(18)

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت کرتے ہیں: ایک اعرابی وضو کے متعلق سوال لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے تین تین بار اعضاء وضو دھو کر وضو کا طریقہ دکھایا، پھر فرمایا وضو اس طرح ہے جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے برا کیا اور ظلم و تعدی کی۔

(i) نسائی صفحہ نمبر ۴۷ جلد اوّل رقم الحدیث ۱۴۲

(ii) ابن ماجہ صفحہ نمبر ۱۴۸ باب نمبر ۹۳

(iii) مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۴۷ باب الغسل

(19)

آپ ﷺ غسل جنابت اس طرح فرماتے تھے:

پہلے دو یا تین بار اپنی دونوں ہتھیلیاں دھوتے، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالتے۔ پھر اس سے اپنے مقام استنجا پر پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے اسے دھوتے۔ پھر اپنا بایاں ہاتھ زمین پر مارتے پھر اسے خوب ملتے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو بناتے۔ اس کے بعد اپنے سر اقدس پر تین لپیں پانی ڈالتے، پھر اپنا باقی جسم مبارک دھوتے، پھر اس مقام سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں مبارک دھوتے۔

(i) بخاری صفحہ نمبر ۷۸ اپ ۲ کتاب الغسل جلد اوّل

(ii) مسلم صفحہ نمبر ۴۳۰ حصہ اوّل، کتاب الحیض

(20)

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن وضو بنائے تو ٹھیک ہے جو غسل کرے تو غسل افضل ہے۔

(i) ترمذی صفحہ نمبر ۳۰۱ جلد اوّل ابواب الجمعہ

(ii) سنن نسائی صفحہ نمبر ۴۲۷ جلد اوّل رقم الحدیث ۱۳۸۳

(iii) ابوداؤد صفحہ نمبر ۷۷ اجلد اوّل باب ۱۳۱

(21)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

(1) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(2) نماز قائم کرنا۔

(3) زکوٰۃ ادا کرنا۔

(4) حج کرنا۔

(5) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

(i) بخاری صفحہ نمبر ۵۰ جلد اوّل کتاب الایمان

(ii) مسلم صفحہ نمبر ۹۲ حصہ نمبر ا کتاب الایمان

(22)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل رہ جائے گی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اس کے میل سے کچھ باقی نہیں رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا: بالکل یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

(i) بخاری، جلد اوّل باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ

(ii) نسائی صفحہ نمبر ۴۵ جلد اوّل، رقم الحدیث ۴۶۵

(23)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ جو شخص نماز اہتمام سے ادا کرے تو وہ نماز قیامت کے دن اس کے لیے نور اور اس کے ایمان کی دلیل اور ذریعہ نجات ہوگی۔ اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی وہ نماز اس کے لیے نہ نور بنے گی نہ برہان نہ ذریعہ نجات اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا

(مشکوۃ صفحہ نمبر ۵۸ کتاب الصلوٰۃ)

(24)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے ان کے لیے احسن طریقہ سے وضو کیا اور ان کے وقت پر ادا کیا اور ان کا رکوع وخشوع مکمل کیا، ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا پختہ وعدہ ہے کہ اسے بخش دیں گے۔ اور جس نے ایسا نہ کیا (نماز کے بارے میں کوتاہی کی) اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو بخش دے گا اور چاہے تو عذاب دے گا۔

(i) سنن دارمی صفحہ نمبر ۲۰۲ باب نمبر ۲۰۰

(ii) مشکوۃ صفحہ نمبر ۵۸

(iii) سنن نسائی صفحہ نمبر ۱۴۵ جلد اوّل رقم الحدیث ۴۶۴

(ف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

(نسائی صفحہ نمبر ۱۴۷ جلد اوّل رقم الحدیث ۴۷۰)

(25)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۷۲ اجلد اوّل، ابواب الصلوٰۃ)

(ف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ۲۷ درجہ فوقیت رکھتی ہے۔

(مسلم صفحہ نمبر ۱۸۶ اکتاب المساجد)

(26)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان سن کر وہی کلمات کہو جو موذن کہتا ہے۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۷۰ اجلد اوّل ابواب الصلوٰۃ)

(ف) مسلم شریف کی حدیث میں **حیَّ علی الصلوٰۃ** اور **حیَّ علی الفلاح** پر **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھنا بھی آیا ہے۔

(مسلم صفحہ نمبر ۱۶۴ احصّہ دوم کتاب الصلوٰۃ) ابوداؤد صفحہ نمبر ۲۴۴ جلد اوّل

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ:

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جب موذن کی اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ اور جو کوئی میرے لیے وسیلہ (مقام محمود) طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(مسلم صفحہ نمبر ۱۶۴ احصّہ دوم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص

اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے، قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ اٰت محمدن الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ

(i) بخاری صفحہ نمبر ۲۸۸ جلداوّل کتاب الاذان

(ii) ابوداؤد صفحہ نمبر ۲۴۵ جلداوّل باب الدعا عندالاذان

(iii) ابن ماجہ صفحہ نمبر ۲۲۵ جلداوّل رقم الحدیث:۷۶۸

(iv) سنن نسائی صفحہ نمبر ۲۰۷ جلداوّل رقم الحدیث ۶۸۳

(27)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صبح کے وقت کی ابتداء صبح صادق کے طلوع کا وقت ہے اور اس کی انتہا سورج نکلنے تک ہے۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۱۴۵ جلداوّل ابواب الصلوٰۃ)

(28)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا صبح کی نماز اسفار میں ادا کیا کرو کیونکہ اس میں زیادہ اجر وثواب ہے۔

(i) ابوداؤد صفحہ نمبر ۲۰۳ جلداوّل باب نمبر ۱۵۷

(ii) ترمذی صفحہ نمبر ۱۴۶ جلداوّل ابواب الصلوٰۃ

(iii) مسند دارمی صفحہ نمبر ۲۰۱ باب نمبر ۱۹۷

(iv) نسائی صفحہ نمبر ۱۷۱ جلداوّل باب الاسفار

(ف) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر شافعی فرماتے ہیں کہ بہت سے محدثین نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(فتح الباری صفحہ نمبر ۴۵ جلد ۲)

اسفار کا معنی یہ ہے کہ صبح کا اجالا خوب پھیل جائے جیسا کہ رافع بن خدیج کی دوسری روایت میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلال! صبح کی نماز اجالے میں ادا کرو، یہاں تک کے لوگ اسفار (اجالے) کی وجہ سے اپنے تیر گرنے کے مقامات دیکھ سکیں

(i) مصنف ابن ابی شیبہ

(ii) طبرانی فی الکبیر

(iii) آثار السنن صفحہ نمبر ۵۸

(ف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۲۶۹ جلداوّل رقم الحدیث ۴۰۶)

(29)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز ظہر کی ابتداء زوال شمس سے ہے اور اس کی انتہا جب عصر کا وقت داخل ہو۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۱۴۴ جلداوّل ابواب الصلوٰۃ)

(ف) معلوم ہوا ظہر کا وقت تو زوال کے بعد ہی شروع ہو جاتا ہے مگر زوال کے فوراً بعد ظہر نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ ذرا تاخیر کر کے پڑھنی چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن رافع جو کہ کرام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام ہیں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا ابو ہریرہ نے جواب دیا، سنو! ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے مثل ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے دو مثل ہو جائے۔

(موطا امام مالک باب وقوت الصلوٰۃ صفحہ نمبر ۴۳ طبع لاہور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب گرمی ہوتی تو نماز ظہر تاخیر سے پڑھتے تھے اور جب سردی ہوتی تو تعجیل فرماتے (اوّل وقت میں پڑھتے) (نسائی صفحہ نمبر ۱۵۵ جلد اوّل رقم الحدیث ۵۰۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز ظہر تاخیر سے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔

(i) بخاری صفحہ نمبر ۲۶۶ جلد اوّل کتاب مواقیت الصلوٰۃ

(ii) سنن نسائی صفحہ نمبر ۱۵۵ جلد اوّل رقم الحدیث ۵۰۴

(iii) سنن دارمی صفحہ نمبر ۱۹۹ باب نمبر ۱۹۰

(نوٹ) بعض صحیح احادیث میں ظہر کو تعجیل اوّل وقت میں پڑھنا مذکور ہے۔ تو اس کی توجیہ و تطبیق یہ ہے کہ تعجیل کی حدیثیں موسم سرما اور ابراد و تاخیر کی حدیثیں موسم گرما پر محمول ہیں نیز تاخیر والی حدیثیں آخری زمانہ پر محمول ہیں۔

(فتح الباری شرح بخاری صفحہ نمبر ۱۴ جلد ۲)

(30)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: نماز عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کے سورج زرد نہ پڑ جائے اور اس کا پہلا کنارہ غروب ہونے لگے۔

(مسلم صفحہ نمبر ۱۲۳ حصہ دوم کتاب المساجد)

(ترمذی صفحہ نمبر ۱۳۵ جلد اوّل ابواب الصلوٰۃ)

(ف) علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ آئے آپ دیر کرتے تھے عصر کی نماز میں جب تک آفتاب سفید اور صاف رہتا۔

(ابوداؤد صفحہ نمبر ۱۹۸ جلد اوّل حدیث نمبر ۴۰۷)

خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو تحریر فرمایا: نماز عصر سورج میں زردی آنے سے پیشتر اس وقت ادا کرو جبکہ سورج سفید ہو۔

(موطا امام مالک صفحہ نمبر ۵)

(31)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کا اوّل وقت غروب شمس ہے اور اس کا آخری وقت افق (شفق) کی غیبوبیت ہے (چھپ جانا) کا وقت ہے۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۱۴۴ جلد اوّل ابواب الصلوٰۃ)

(ف) شفق کا لفظ غروب شمس کے بعد سرخی اور سرخی کے بعد سفیدی دونوں پر بولا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ کی تحقیق میں یہاں پر شفق سے وہ سفیدی مراد ہے جو سرخی کے بعد مغربی افق

پر دکھائی دیتی ہے۔ مغرب کی نماز ہمیشہ سردی ہو یا گرمی غروب شمس کے بعد ادا کرنا مستحب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت بھلائی پر قائم رہے گی یا فرمایا فطرت پر قائم رہے گی جب تک مغرب میں تاخیر نہیں کرے گی۔

(ابوداؤد صفحہ نمبر ۲۰۱ جلد اوّل باب نمبر ۱۵۵)

(32)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز عشاء کا اوّل وقت اس وقت ہوتا ہے جب افق (شفق) غائب ہوتا ہے۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۱۴۵ا جلد اوّل ابواب الصلوٰۃ)

(ف) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عشاء (کی اذان) کا حکم دیا جب کہ شفق غروب ہوئی۔

(مسلم صفحہ نمبر ۱۲۵ا حصہ دوم کتاب المساجد)

اگرچہ عشاء کی نماز اصولی طور پر تہائی رات کے قریب تک تاخیر مستحب ہے تاہم اس میں کمزور، بیمار اور معذور مقتدیوں کی رعایت کرنا بھی ضروری ہے جیسا کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے عشاء کی نماز آدھی رات کے قریب پڑھائی اور فرمایا اگر ضعیف کا ضعف اور بیمار کی بیماری نہ ہوتی تو اس نماز کو آدھی رات تک مئوخر کرتا۔

(i) ابوداؤد صفحہ نمبر ۲۰۳ جلد اوّل باب ۱۵۶

(ii) نسائی صفحہ نمبر ۱۲۹ا جلد اوّل رقم الحدیث ۵۴۱ عن ابی سعید الخدری

(iii) مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۶۲ عن ابی سعید خدری

(33)

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب تکبیر فرماتے، اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کے ان کو اپنے دونوں کانوں کے برابر لے جاتے۔

(i) مسلم کتاب الصلوٰۃ صفحہ نمبر ۱۹ا حصہ دوم

(ii) مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۵

(ف) اس کے برعکس عورت اپنے ہاتھ چھاتی کے برابر کرے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں کے برابر کرو اور عورت اپنے ہاتھ اپنی چھاتی کے برابر کرے۔ (جامع الرضوی صفحہ نمبر ۳۸۳)

(کنز العمال صفحہ نمبر ۱۷۵ا جلد ۳) رواہ الطبرانی۔ امام جلال الدین سیلوطی (م ۹۱۱ھ) نے التنویر (شرح موطا امام مالک میں) طبرانی کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ نیز حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتی کے برابر بلند کرتی تھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ)

(34)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۹۰ا طبع کراچی)

(ف) محدث قاسم بن قطلو بغا (متوفی ۸۷۹ھ) "تخریج احادیث الاختیار شرح المختار" میں فرماتے ہیں، ہذا سند جید۔ محدث ابوالطیب مدنی (م ۱۱۰۹ھ) شرح ترمذی میں لکھتے ہیں ہذا حدیث قوی من حیث السند۔

شیخ محمد عابد سندھی المدنی "م ۱۲۵۷ھ" طوالع الانوار شرح درمختار فرماتے ہیں: رجال ثقات اس حدیث کی تائید درج ذیل آثار سے ہوتی ہے۔

(1) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا (نماز کی) سنت ہے۔

(i) سنن ابوداؤد (بروایت ابن الاعرابی صفحہ نمبر ج ۴ ۱۷ جلد اول طبع مصر)

(ii) مسند امام احمد صفحہ نمبر ۱۱۰ جلد اول، طبع بیروت

(iii) مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۳۹۱ جلد اول طبع کراچی

(iv) دار قطنی صفحہ نمبر ۲۸۶ جلد اول، طبع لاہور

(v) سنن بیہقی صفحہ نمبر ۳۱ جلد دوم، طبع بیروت

(vi) نیل الاوطار از شوکانی (غیر مقلد) صفحہ نمبر ۷۸ جلد دوم طبع مصر

ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ جب صحابی یہ کہے "السنۃ" تو اس کو سنت نبوی پر محمول کیا جاوے گا۔

(فیوض الباری پارہ ۳ صفحہ نمبر ۳۷۶)

علامہ بدرالدین عینی (م ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں ابو عمر نے فرمایا کہ جب صحابی اسم سنت کو مطلق بولے تو اس سے سنت نبوی مراد ہوتی ہے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری صفحہ نمبر ۲۷۹ جلد ۵ طبع بیروت)

حافظ ابن حجر شافعی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں: سالم (بن عبداللہ بن عمر المتوفی ۱۰۶ھ) جو مدینہ کے فقہائے سبعہ کے ایک رکن ہیں اور حفاظ تابعین کے ایک جزو تھے نے صحابہ کرام سے نقل کر کے ثابت کیا کہ صحابہ جب مطلقاً سنت بولتے تھے تو اس سے ان کی مراد آنحضرت کی سنت ہوتی تھی۔

(نخبۃ الفکر صفحہ نمبر ۴۴ طبع کراچی)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ رکھیں جائے۔

(ابوداؤد بروایت ابن الاعرابی صفحہ نمبر ۱۲۱)

(3) ابو مجلز تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نمازی اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے اور دونوں کو ناف کے نیچے رکھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۳۹۰ جلد اول)

(4) حضرت ابراہیم نخعی تابعی (م ۹۴ھ) فرماتے ہیں: نمازی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

(5) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل علم صحابہ و تابعین و تبع تابعین کا عمل اسی پر ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنا دائیاں ہاتھ اپنے بائیں پر رکھے پھر بعض کہتے ہیں کہ ناف کے اوپر (نہ کہ سینے کے اوپر) رکھے اور بعض کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے رکھے اور محدثین کے نزدیک یہ سب جائز ہے۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۱۹۰ جلد اول ابواب الصلوۃ)

(35)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن کریم پڑھے تو تم خاموش رہو۔

(i) نسائی صفحہ نمبر ۲۹۰ جلد اوّل رقم الحدیث ۹۳۴

(ii) ابن ماجہ صفحہ نمبر ۲۵۵ جلد اوّل باب ۲۳۶

(ف) نیز یہ حدیث آیت کریمہ **و اذا قری القرآن فا ستمعو الہ و انصتوا** (یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنیں) کی تفسیر و شرح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن کو سننے کے لیے خاموش رہنا چاہیے۔ کیونکہ نماز میں دل متوجہ رہنا چاہیے پس تجھ کو امام کی قرات کافی ہے۔

(موطا امام محمد صفحہ نمبر ۶۰ طبع کراچی)

علاوہ ازیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرات اس شخص کی قرات ہے۔

(i) موطا امام محمد صفحہ نمبر ۵۹ طبع کراچی

(ii) مسند احمد صفحہ نمبر ۳۳۹ جلد ۳

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی ایک شخص آپؐ کے پیچھے قرات کر رہا تھا نبی ﷺ کے ایک صحابی اس کو نماز میں قرات سے منع کرنے لگے تو (نماز کے بعد) اس نے کہا کیا تو مجھے نبی ﷺ کے پیچھے قرات سے منع کرتا ہے۔ وہ دونوں جھگڑنے لگے، یہاں

تک کے نبی ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جس نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرات اس کی قرات ہے

(کتاب الآثار صفحہ نمبر ۶۵ طبع کراچی)

(36)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو فرمایا آمین اور اس میں اپنی آواز کو پوشیدہ رکھا۔

(ترمذی صفحہ نمبر ۱۸۸ جلد اوّل)

(ف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہو جائے گی تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(موطا امام محمد صفحہ نمبر ۶۴، ترمذی صفحہ نمبر ۱۸۹ جلد اوّل)

بعض احادیث میں آمین جہر کے ساتھ پڑھنے کو آیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کی تعلیم کے لیے جہر کیا گیا تا کہ ان کو معلوم ہو جائے اس مقام پر آمین کہی جاتی ہے۔ حافظ ابن قیم حنبلی (م ۷۵۱ ھ) زاد المعاد میں لکھتے ہیں: عہد نبوت میں مقتدیوں کی اطلاع کے لیے قابل اخفاء امور کا بعض اوقات جہر کیا جاتا تھا۔ اور انہیں امور میں سے امام صاحب کا جہر سے آمین کہنا" لہذا آہستہ آمین کہنا مستحب ہے۔"

(37)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تلامذہ کو نماز کی عملی تعلیم دیتے ہوئے

فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی بار (تکبیر تحریمہ میں) رفع یدین کی۔

(i) ترمذی صفحہ نمبر ۱۹۲ جلد اوّل رقم الحدیث ۲۴۴

(ii) ابوداؤد صفحہ نمبر ۳۲۳ جلد اوّل باب نمبر ۲۶۹

(iii) نسائی صفحہ نمبر ۱۵۸ جلد ۱

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔

(ترمذی جلد اوّل) (ابوداؤد صفحہ نمبر ۳۲۳ جلد اوّل حاشیہ نمبر ۱)

علاوہ ازیں ابن حزم ظاہری نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(المحلی صفحہ نمبر ۸۸ جلد ۴)

(ف) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب آغاز نماز کی تکبیر (تکبیر تحریمہ) کہتے تو اپنے کانوں کے قریب تک رفع یدین فرماتے پھر نہیں لوٹتے تھے۔ (رفع یدین نہیں کرتے تھے)

(i) ابوداؤد صفحہ نمبر ۳۲۴ جلد اوّل باب ۲۶۹

(ii) مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۲۳۶ جلد اوّل

(iii) طحاوی جلد اوّل

(iv) مصنف عبدالرزاق صفحہ نمبر ۷۰ جلد ۲

بحوالہ رسول اکرم ﷺ کی نماز صفحہ نمبر ۱۸۳

مخالفین کی رفع یدین کرنے کی سب سے بڑی دلیل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جس کو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نے بخاری میں نقل کیا ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ جب راوی کا عمل اس کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ہو تو وہ حکم منسوخ ہوتا ہے۔ حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نماز کی صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔

(i) (مصنف ابن ابی شیبہ)

(ii) (طحاوی جلد اوّل)

(iii) (آثار السنن صفحہ نمبر ۱۳۸) (سندہ صحیح)

(38)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مندرجہ ذیل تشہد اس طرح سکھایا جس طرح آپؐ مجھے قرآن کی سورتیں سکھایا کرتے تھے۔

(i) مسلم صفحہ نمبر ۲۹ حصہ دوم کتاب الصلوٰۃ

(ii) بخاری صفحہ نمبر ۳۵۷ جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ

(iii) سنن ابوداؤد صفحہ نمبر ۴۰۱ جلد اوّل رقم الحدیث ۹۵۵

(iv) سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر ۳۶۸ جلد اوّل باب ۲۴۷

(v) نسائی صفحہ نمبر ۳۶۱ جلد اوّل رقم الحدیث ۱۱۷۴

التحيات لله والصلوت والطيبات السلام عليك ايها النبى و رحمة الله و بركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد ا عبده و رسوله ۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

بخاری شریف میں ہے:

فلما قبض، قلنا السلام علی یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(بخاری صفحہ نمبر ۴۵۰ جلد ۳ کتاب الاستیذان)

''جب آپ کی وفات ہوگئی تو ہم لوگ **السلام علی النبی** کہنے لگے''

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت کی سند میں سیف بن سلیمان ایک راوی ہے جس کا تعلق قدریہ[1] مذہب سے ہے۔ اور قدریہ مذہب کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے قضاء وقدر کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں سے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ایک مرجیہ اور ایک قدریہ۔

(ابن ماجہ صفحہ نمبر ۵۰ جلد اوّل)

اور علامہ ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جس راوی کا تعلق گمراہ اور بدعتی فرقوں سے ہوگا اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

نیز امام سبکی شافعی لکھتے ہیں کہ امت نے اس پر عمل نہیں کیا۔ روایت میں اضطراب ہے۔ (شرح منہاج، فتح الباری از ابن حجرؒ) نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی ﷺ نے تشہد میں جو کلمات پڑھنے کے لیے سکھائے تھے ان کے متعلق کہیں بھی یہ وضاحت نہیں کہ میرے وصال کے بعد ان کلمات کو ترک کر دینا۔ اس لیے یہ کہنا آپ کی وفات ہوگی تو ہم لوگ ''السلام علی النبی'' کہنے لگے بالکل صحیح نہیں''

---

[1] تقریب التہذیب صفحہ نمبر ۳۰۸ جلد اوّل طبع کراچی

مسئلہ تشہد میں انگلی اٹھانا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

(ابوداؤد صفحہ نمبر ۱۴۰ جلد اوّل باب ۳۳۷)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انگلیوں کو بند کیا اور حلقہ بنایا اور سبابہ سے اشارہ کیا۔

(ابوداؤد صفحہ نمبر ۳۳۹ جلد اوّل باب نمبر ۳۳۱)

(ف) تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا باتفاق ائمہ اربعہ سنت ہے اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں مختلف احادیث میں اشارے کی مختلف صورتیں مرقوم ہیں سب جائز ہیں۔ (جس صورت پر عمل کروگے سنت ادا ہو جائے گی۔

(مرقات صفحہ نمبر ۳۲۸ جلد دوم)

(39)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ کون سی دعا زیادہ مقبول ہے'' آپؐ نے ارشاد فرمایا! رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد''

(ترمذی صفحہ نمبر ۶۱۹ جلد دوم ابواب الدعوات)

(ف) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو قبلہ سے منہ پھیرا اور اپنے دونوں

ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ)

نماز میں درود شریف کے بعد دعا مانگنا

حدیث حکمی سے ثابت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بعد ازاں (یعنی درود شریف) کے بعد اپنی مرضی کے مطابق دعا مانگے۔ اس لیے رب اجعلنی الخ یا کوئی اور جو بھی دعا پڑھے گا سنت قرار پائے گی۔

نسائی صفحہ نمبر ۳۹۹ جلد اوّل باب تخییر الدعاء بعد الصلوۃ علی النبی ﷺ

(40)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کو برابر رکھنا اقامت صلوٰۃ کا جز ہے۔

(مسلم صفحہ نمبر ۵۲ حصہ دوم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

(ف) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں پہلی صف کے لیے، صحابہ نے عرض کیا دوسری صف کے لیے بھی۔ اس طرح آپ نے تین بار فرمایا صحابہ کرام نے عرض کی دوسری صف کے لیے بھی آپؐ نے فرمایا اور دوسری صف کے لیے بھی۔

(مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۹۸ باب تسویۃ الصف)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور پیچھے نہ ہٹو ورنہ

تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائیگی۔

(مسلم صفحہ نمبر ۵۱ کتاب الصلوٰۃ)

نماز وتر کا حکم

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے نماز وتر حق ہے۔ جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں (یہ ارشاد آپ نے تین بار فرمایا) (ابوداؤد جلد اوّل صفحہ نمبر ۵۷۵ باب فی من لم یوتر)

نوٹ:۔ یہ وعید وجوب وتر پر دال ہے۔

دعائے قنوت کے الفاظ

اللھم انا نستعینک و نستغفرک ونومن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولا نکفرک ونخلع و نترک من یفجرک ط اللھم ایاک نعبد ولک نصلی و نسجد و الیک نسعی ونحفد و نرجو رحمتک و نخشی عزابک بالکفار ملحق ط

مفسر و محدث سیلوطی (م ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں یہ دعا دراصل قرآن کریم کی دو سورتیں تھیں ایک سورۃ الخلع اور دوسری سورۃ الحفد، جن کی قرآنی حیثیت منسوخ کردی گئی۔

(الاتقان جلد ۲)

اب دعا کے طور پر پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ دعا ثابت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وتروں میں اس کے پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت ابی بن کعب، حضرت ابن عباس اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مصاحف میں بھی یہ دعا درج تھی۔

(تفسیر در منثور للسیوطی (م ۹۱۱ھ صفحہ نمبر ۴۲۱ جلد ۶)

محبوب کلمے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے (ایسے ہیں) جو زبان پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں (وہ یہ ہیں)

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

(بخاری کتاب التوحید صفحہ نمبر ۹۲۸)

تسبیح

ہر نماز کے بعد **سبحان الله** ۳۳ بار، **الحمدلله** ۳۳ بار، **الله اكبر** ۳۳ یا ۳۴ بار پڑھنا باعث اجر و ثواب ہے۔ (بخاری صفحہ نمبر ۳۶۱ جلد اول کتاب الصلوٰۃ) (**رواہ مسلم**)

آیۃ الکرسی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے:

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو کوئی ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے (تو) اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی۔

(i) رواہ البیہقی فی شعب الایمان

(ii) رواہ النسائی (iii) رواہ ابن حبان

(iv) رواہ الطبرانی (v) بلوغ المرام صفحہ نمبر ۸۹

الحمد لله رب العالمين

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

۲۴۔ اگست ۲۰۰۴ء / ۱۴۲۵ھ